سوال

(50) وصیت کے مطابق عمل واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک آدمی نے یہ وصیت کی کہ اس کے ایک گھر کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ اس کی طرف سے ہر سال قربانی اور حج کے لئے خرچ کیا جائے، اگر ہر سال یہ ممکن نہ ہو تو ایک سال چھوڑ کر ایسا کیا جائے اور اگر یہ مال قربانی وحج کے اخراجات سے زائد ہو تو پھر دیگر نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیا جائے، کیا وصیت کے مطابق حج کرنا ضروری ہے، اس طرح حج کرنے والے لوگ تو بہت ہیں لیکن دل مطمئن نہیں ہوتا کہ وہ محض مادی فائدہ کے لئے حج کرتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ افضل نہیں ہے کہ حج کے بجائے اس مال کو دیگر نیکی کے کاموں میں مثلاً مسجدوں کے بنانے وغیرہ میں خرچ کر دیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واجب یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وصیت پر عمل کیا جائے کیونکہ حج بھی تقرب الٰہی کے حصول کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے، وکیل کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے شخص کو حج پر بھیجے جس کے ظاہری حالات سے خیر وصلاح اور حج کی رغبت معلوم ہوتی ہو اور بظاہر وہ حصول مال ہی کیلیے حج نہ کرنا چاہتا ہو، باقی دلوں کے بھید اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں اور وہی ان کے مطابق بدلہ بھی دیں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص52

محدث فتویٰ